۱۶ خط

فاروق سیّد

پیدائش: ۵؍ستمبر ۱۹۶۸ء
فاروق سیّد کا تعلق سولاپور سے ہے۔ آپ تلاشِ معاش کے سلسلے میں ممبئی آکر بس گئے۔ ممبئی سے بچوں کے لیے ایک رسالہ ''گُل بوٹے'' شائع کرتے ہیں۔ آپ اس رسالے کے مدیرِ اعلیٰ بھی ہیں۔ ماہنامہ گُل بوٹے میں شائع شدہ اداریوں کا مجموعہ ''چھوٹی سی بات'' کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔ ذیل کا خط آپ نے اپنی معلومات اور تحقیق کے سہارے لکھا ہے۔ ممبئی کو دنیا کے بڑے شہروں میں شمار کیا جاتا ہے۔ اسے عروس البلاد یعنی شہروں کی دُلہن بھی کہتے ہیں۔ اس سبق میں ممبئی کے چند قابلِ دید مقامات کا ذکر کیا گیا ہے۔ اسے پڑھ کر بچوں کے دلوں میں ممبئی کی سیر کا شوق پیدا ہوگا۔

شاہ امتیاز بشیر
۱۱۵، پولیس لائن،
ماہم، ممبئی - ۴۰۰۰۱۶
۹؍نومبر ۲۰۱۴ء

پیارے ابّا جان!

السّلام علیکم

آپ کی دعاؤں سے میں یہاں خیریت سے ہوں۔

مجھے ممبئی پہنچے آٹھ روز ہو چکے ہیں۔ چچا جان کے ساتھ ممبئی کی کئی مشہور عمارتوں اور مقامات کی سیر کر چکا ہوں۔ اِتوار کی صبح میں چھتر پتی شیواجی ٹرمنس پہنچا۔ چچا جان مجھے لینے کے لیے اسٹیشن پہنچ چکے تھے۔ پہلی مرتبہ اتنا بڑا اسٹیشن دیکھ کر میں دنگ رہ گیا۔ چچا جان نے بتایا کہ اسٹیشن کی اس عمارت کو حال ہی میں قومی وِرثے کی عمارتوں میں شامل کیا گیا ہے۔ اسٹیشن سے باہر نکل کر ٹیکسی کے ذریعے ہم چچا جان کے گھر کی طرف روانہ ہوئے۔

اسٹیشن کے سامنے مُمبئی مہانگر پالیکا کی بہت بڑی عمارت ہے۔ اُس کے قریب انجمن اسلام کا تعلیمی ادارہ اور ذرا آگے حج ہاؤس ہے۔

دوُسرے دن ہم گیٹ وے آف انڈیا دیکھنے گئے۔ یہاں موٹر بوٹ کے ذریعے سمندر کی سیر کرائی جاتی ہے۔ گیٹ وے آف انڈیا سے لائٹ ہاؤس کا نظارہ بہت خوب ہے۔ سامنے ہوٹل تاج محل پیلس کی شاندار عمارت کھڑی نظر آتی ہے۔

قریب ہی چھتر پتی شیواجی میوزیم ہے۔ یہاں کئی نادر اور قدیم اشیا دیکھ کر میں دم بخود رہ گیا۔ پاس ہی ممبئی یونیورسٹی ہے۔ اس کے احاطے میں ایک بہت بڑا مینار ہے جسے راجا بائی ٹاور کہتے ہیں۔ مینار کے اوپری سرے پر ایک گھڑیال نصب ہے۔ ودھان بھوَن کی خوب صوُرت عمارت بھی یہاں

سے کچھ ہی فاصلے پر واقع ہے۔ آسمان کو چھوتی ہوئی اونچی اونچی عمارتوں والے اس علاقے کو نریمن پوائنٹ کہتے ہیں۔

ہم نے لوکل ٹرین کے ذریعے چرچ گیٹ سے چرنی روڈ جانے کا فیصلہ کیا، جہاں مچھلی گھر ہے۔ ہم ٹرین میں سوار ہوئے۔ اللہ کی پناہ! لوگ ڈبّے میں اس طرح سوار ہورہے تھے جیسے کوئی بے رحمی سے انھیں ڈبے میں ٹھونس رہا ہو! بڑی مشکل سے ہم چرنی روڈ اسٹیشن اُترے۔ سامنے ہی مچھلی گھر کی خوب صورت عمارت ہے۔ یہاں دنیا کی عجیب وغریب، رنگ برنگی، چھوٹی بڑی غرض کہ مختلف قسم کی مچھلیوں کا بڑا ذخیرہ موجود ہے۔ ان مچھلیوں کے لیے کانچ کے مرتبانوں میں سمندری ماحول فراہم کیا گیا ہے۔

مچھلی گھر سے ہم بس کے ذریعے مشہور تفریحی مقام گرگام چوپاٹی ہوتے ہوئے جوُتا گھر پہنچے۔ جوُتا گھر جوُتے کی شکل کی ایک چھوٹی سی عمارت ہے۔ یہ جس باغ میں واقع ہے اسے کملا نہرو پارک کہتے ہیں۔

دوُسرے دن ہم ڈبل ڈیکر بس میں سفر کا مزہ لیتے ہوئے مشہور چڑیا گھر رانی باغ پہنچے۔ یہاں طرح طرح کے جانور اور پرندے ہم نے دیکھے۔ پھر ہم حاجی علیؒ کے لیے روانہ ہوئے۔ حاجی علیؒ کی درگاہ سمندر میں ساحل کے قریب واقع ہے۔ پاس ہی ڈِسکوری آف انڈیا نہرو سینٹر اور نہرو پلانی ٹیریم کی عمارتیں ہیں۔ نہرو پلانی ٹیریم میں نظامِ شمسی اور ستاروں کی گردش کی معلومات دی جاتی ہے۔ قریب ہی نہرو سائنس سینٹر بنایا گیا ہے۔

ممبئی میں جگہ جگہ شاپنگ مال بن گئے ہیں جہاں ماچس کی ڈِبیا سے لے کر الیکٹرونک اشیا تک دستیاب ہیں۔ چچا جان نے بتایا کہ ممبئی میں جگہ کی قلت، آبادی اور سواریوں کی کثرت سے بے شمار مسائل پیدا ہوگئے ہیں۔ گزشتہ چند برسوں سے ان مسائل پر قابوُ پانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

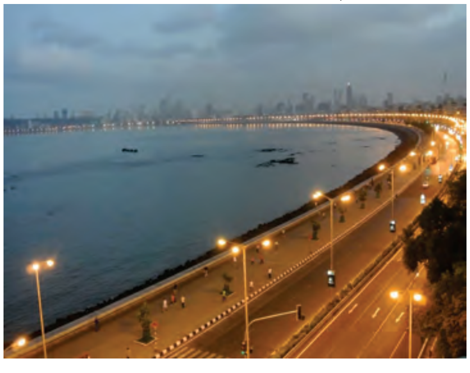

اسٹیشنوں کے پاس بھیڑ بھاڑ سے بچنے کے لیے اوُنچے اوُنچے اسکائی واک بنائے گئے ہیں جن پر چل کر آسانی سے سڑک کی دوُسری جانب پہنچا جاسکتا ہے۔

باندرہ کے قریب سمندر میں بنا ہوا سی لِنک انجینئرنگ کا شاہکار ہے۔ یہ پُل ستونوں اور فولادی کمانیوں پر بنا ہوا ہے۔ رات میں اس پُل پر جگمگاتی

ہوئی روشنیاں اور اس پر سے گُزرتی ہوئی موٹریں انتہائی دل فریب منظر پیش کرتی ہیں۔

آج کل ممبئی میں مونوریل اور میٹروریل کے بڑے چرچے ہیں۔ مونوریل میں صرف چار ڈبّے ہوتے ہیں جبکہ میٹروریل میں ڈبّوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے۔ انتہائی اونچائی پر بنے ہوئے پُلوں پر پٹریاں بچھائی گئی ہیں۔ یہ ٹرینیں انھیں پٹریوں پر دوڑتی ہیں۔ دونوں قسم کی ٹرینوں میں خودکار دروازے ہیں جو اسٹیشن آنے پر خودبخود کھلتے اور بند ہوتے ہیں۔

مختصر یہ کہ ممبئی میں جگہ جگہ تفریحی مقامات ہیں اور یہ شہر اپنی خوب صورتی اور ترقّی کی وجہ سے دنیا کے اہم شہروں میں شمار ہوتا ہے۔ میں گھر آؤں گا تو یہاں کی ساری تصویریں آپ کو دِکھاؤں گا۔ آپ بہت خوش ہوں گے۔

امّی اور آپا کو آداب۔

آپ کا پیارا بیٹا
امتیاز

دنگ رہ جانا	حیران رہ جانا	نادر	کم ملنے والی
قومی ورثہ	قوم کی پرانی یادگاریں	نصب ہونا	جُڑا ہوا ہونا
لائٹ ہاؤس	روشنی کا مینار	اسکائی واک	بالائی راستہ، پیدل چلنے والوں کے لیے اونچائی پر بنایا گیا پُل
میوزیم	عجائب گھر		

مشق

❋ **ایک جملے میں جواب لکھیے۔**

ا۔ امتیاز کو ممبئی آئے ہوئے کتنے دن ہو چکے ہیں؟

۲۔ خط میں اسٹیشن کے باہر کی کن تین عمارتوں کا ذکر ہے؟
۳۔ ممبئ یونیورسٹی کی خاص پہچان کیا ہے؟
۴۔ چھترپتی شیواجی میوزیم میں کون سی اشیا ہیں؟
۵۔ حاجی علیؒ کی درگاہ کہاں واقع ہے؟
۶۔ ممبئ دنیا کے اہم شہروں میں کیوں شمار ہوتا ہے؟

❋ مختصر جواب لکھیے۔

۱۔ اس خط میں جن مقامات کا ذکر ہے ان کی فہرست بنائیے۔
۲۔ مچھلی گھر کے بارے میں خط میں کون سی معلومات دی گئی ہے؟
۳۔ خط میں گیٹ وے آف انڈیا کے بارے میں کیا بات بتائی گئی ہے؟

❋ مفصل جواب لکھیے۔

ممبئ میں بھیڑ بھاڑ اور ٹریفک کے مسائل کو حل کرنے کے لیے کیا کیا طریقے اختیار کیے گئے ہیں؟

❋ ذیل میں دی ہوئی عمارتوں اور مقامات کے ناموں کو سبق میں آنے والی ترتیب سے لکھیے۔

3VQ4UR

جج ہاؤس	چھترپتی شیواجی میوزیم	ممبئ یونیورسٹی	چھترپتی شیواجی ٹرمنس
اسکائی واک	رانی باغ	مچھلی گھر	گیٹ وے آف انڈیا

❋ سبق سے وہ جملے تلاش کر کے لکھیے جن میں درج ذیل نام آئے ہیں۔

(۱) ممبئ مہانگر پالیکا	(۲) ہوٹل تاج محل پیلس
(۳) وِدھان بھَوَن	(۴) گرگام چوپاٹی
(۵) حاجی علیؒ	(۶) شاپنگ مال
(۷) سی لِنک	(۸) مونوریل

سرگرمی :

۱۔ اپنے استاد سے ودھان بھون، نہرو پلانی ٹیریم اور سائنس سینٹر کی معلومات حاصل کیجیے۔
۲۔ اس خط میں جن مقامات کا ذکر ہے ان کی تصویریں حاصل کیجیے اور اپنی جماعت میں بتائیے۔